

فہم القرآن

ترجمہ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمن خان

نظر ثانی: حافظ محمد زبیر

سورة البقرة (مسل)

© rasailojarai

آیت ۱۶۸

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾

حل ل

حَلَّ (نَض) حِلًّا اور حَلَالًا: رسی کھولنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں آتا ہے: (۱) گرہ کھولنا۔ (۲) کسی جگہ اترنا (منزل پر سواری سے اتر کر سامان کی رسیاں کھولتے ہیں)۔ (۳) احرام کھولنا (احرام کی پابندیاں یعنی بندشیں کھل جاتی ہیں)۔ (۴) جائز ہونا حلال ہونا (استعمال کرنے کی بندش کھل جاتی ہے)۔ ﴿أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (طہ: ۸۶) ”یا ارادہ کیا تم لوگوں نے کہ اترے تم لوگوں پر کوئی غضب تمہارے رب کی جانب سے۔“ ﴿وَأِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدہ: ۲) ”اور جب تم لوگ احرام کھولو تو شکار کر لو۔“ ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ (البقرة: ۲۲۸) ”اور جائز نہیں ہوتا ان خواتین کے لیے کہ وہ چھپائیں اس کو جو پیدا کیا اللہ نے ان کے رحموں میں۔“

أَحْلُلْ (فعل امر): تو کھول۔ ﴿وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي﴾ (ظم) ”اور تو کھول دے گرہ میری زبان سے۔“

مَجْلُ (اسم الطرف): اُترنے کی جگہ۔ ﴿لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَجْلُهَا إِلَى النَّبْتِ الْعَيْقِي﴾ (الحج) ”تم لوگوں کے لیے ہیں اس میں کچھ فائدے ایک مقررہ مدت تک پھر اس کی منزل ہے قدیم گھر کی طرف۔“

حَلِيلٌ (فَعِيلٌ کے وزن پر): شوہر (بیوی کے لیے ہمیشہ حلال ہوتا ہے)۔
حَلِيلَةٌ ج حَلَائِلُ (فَعِيلٌ کی مؤنث فَعِيلَةٌ کے وزن پر): بیوی (شوہر کے لیے ہمیشہ حلال ہوتی ہے)۔ ﴿وَاحْلِلْ أَبْنَاءَکُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِکُمْ﴾ (النساء: ۲۳) ”اور بیویاں تمہارے اُن بیٹوں کی جو تمہاری صلب سے ہیں۔“

حِلٌّ (صفت بھی ہے): جائز، حلال۔ ﴿وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾ (المائدة: ۵) ”اور تم لوگوں کا کھانا حلال ہے ان لوگوں کے لیے۔“
حَلَالٌ (اسم صفت): جائز، حلال۔ ﴿هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ﴾ (النحل: ۱۱۶)

”یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔“
أَحَلَ (افعال) أَحْلَلَ: کسی چیز کو جائز کرنا، حلال کرنا۔ ﴿لَا تُحَرِّمُوا طَیِّبَاتِ مَا أَحَلَ اللَّهُ لَکُمْ﴾ (المائدة: ۸۷) ”حرام مت کرو پاکیزہ چیزوں کو جن کو حلال کیا اللہ نے تمہارے لیے۔“

حَلَّلَ (تفعیل) تَحْلِيلًا اور تَحِلَّةً: کفارہ ادا کرنا (کسی عہد یا قسم کی پابندی کھولنے کے لیے)۔ ﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَکُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِکُمْ﴾ (التحریم: ۲) ”فرض کیا ہے اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کا کفارہ ادا کرنے کو۔“

خ ط و

خطا (ن) خَطُؤًا: چلنے کے لیے قدم اٹھانا۔

خُطُوَةٌ ج خُطُوتٌ: دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ، نقش قدم۔ (آیت زیر مطالعہ)
تَوَكَّيْبٌ: ”کُلُّوْا“ فعل امر ہے۔ اس کا فاعل ”أَنْتُمْ“ کی ضمیر ہے جو ”النَّاسُ“ کے لیے ہے۔ اس کا مفعول مخذوف ہے جو ”رِزْقًا“ ہو سکتا ہے۔ ”مِمَّا فِي الْأَرْضِ“ متعلق فعل ہے۔ ”حَلَالًا“ مخذوف مفعول کی صفت ہے اور ”طَیِّبًا“ اس کی صفت ثانی ہے۔ ”لَا تَتَّبِعُوا“ فعل نہی ہے۔ اس کا فاعل ”أَنْتُمْ“ کی ضمیر ہے جو ”النَّاسُ“ کے لیے ہے۔

أَحْلُلْ (فعل امر): تو کھول۔ ﴿وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي﴾ (طہ) ”اور تو کھول دے گرہ میری زبان سے۔“

مَحْلُلٌ (اسم الظرف): اُترنے کی جگہ۔ ﴿لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحْلُلُهَا إِلَىٰ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ (الحج) ”تم لوگوں کے لیے ہیں اس میں کچھ فائدہ ایک مقررہ مدت تک پھر اس کی منزل ہے قدیم گھر کی طرف۔“

حَلِيلٌ (فَعِيلٌ کے وزن پر): شوہر (بیوی کے لیے ہمیشہ حلال ہوتا ہے)۔
حَلِيلَةٌ ج حَلَائِلُ (فَعِيلٌ کی مؤنث فَعِيلَةٌ کے وزن پر): بیوی (شوہر کے لیے ہمیشہ حلال ہوتی ہے)۔ ﴿وَاحْلُلْ أَبْنَانِيكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ﴾ (النساء: ۲۳) ”اور بیویاں تمہارے اُن بیٹوں کی جو تمہاری صلب سے ہیں۔“

حَلٌّ (صفت بھی ہے): جائز، حلال۔ ﴿وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾ (المائدة: ۵) ”اور تم لوگوں کا کھانا حلال ہے ان لوگوں کے لیے۔“

حَلَالٌ (صفت بھی ہے): جائز، حلال۔ ﴿هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ﴾ (النحل: ۱۱۶)

”یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔“

أَحَلَ (افعال) إِحْلَالًا: کسی چیز کو جائز کرنا، حلال کرنا۔ ﴿لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (المائدة: ۸۷) ”حرام مت کرو پاکیزہ چیزوں کو جن کو حلال کیا اللہ نے تمہارے لیے۔“

حَلَّلَ (تفعیل) تَحْلِيلًا اور تَحِلَّةً: کفارہ ادا کرنا (کسی عہد یا قسم کی پابندی کھولنے کے لیے)۔ ﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ (التحریم: ۲) ”فرض کیا ہے اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کا کفارہ ادا کرنے کو۔“

خ ط و

خَطَا (ن) خَطُوءًا: چلنے کے لیے قدم اٹھانا۔

خُطُوَةٌ ج خُطُوءَاتٌ: دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ، نقش قدم۔ (آیت زیرِ مطالعہ)

ترکیب: ”كُلُوا“، فعل امر ہے۔ اس کا فاعل ”أَنْتُمْ“ کی ضمیر ہے جو ”النَّاسُ“

کے لیے ہے۔ اس کا مفعول محذوف ہے جو ”رِزْقًا“ ہو سکتا ہے۔ ”مِمَّا فِي الْأَرْضِ“ متعلق

فعل ہے۔ ”حَلَالًا“، محذوف مفعول کی صفت ہے اور ”طَيِّبًا“ اس کی صفت ثانی ہے۔ ”لَا

تَتَّبِعُوا“، فعل نہیں ہے۔ اس کا فاعل ”أَنْتُمْ“ کی ضمیر ہے جو ”النَّاسُ“ کے لیے ہے۔

”خُطُوتِ الشَّيْطَانِ“ مفعول ہے اس لیے اس کا مضاف ”خُطُوتِ“ حالتِ نصب میں ہے۔
ترجمہ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ: اے لوگو!
مِمَّا: اس میں سے جو
فِي الْأَرْضِ: زمین میں ہے
وَلَا تَتَّبِعُوا: اور تم لوگ پیروی مت کرو
إِنَّهُ: یقیناً وہ
خُطُوتِ الشَّيْطَانِ: شیطان کے نقشِ
قدم کی
لَكُمْ: تمہارے لیے
عَدُوٌّ مُبِينٌ: ایک کھلا دشمن ہے

آیت ۱۶۹

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا

© rasailojaraid.com

ف ح ش

فُحْشٌ (ک) فُحْشًا: حد سے زیادہ برا ہونا، بے حیا ہونا (تنی زیادہ برائی جو فطری حیا کو ختم کر دے)، کھلم کھلا برائی کرنا۔

فَاحِشَةٌ فَاحِشَةٌ قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا نَارًا (الاعراف: ۲۸) ”اور جب وہ لوگ کرتے ہیں کوئی کھلی گمراہی تو کہتے ہیں ہم نے پایا اس پر اپنے باپ دادا کو۔“ وَالَّذِينَ يَحْتَبِئُونَ كِبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ (الشوری: ۳۷) ”اور جو لوگ بچتے ہیں بڑے گناہ سے اور بے حیا یوں سے۔“

فُحْشَاءُ: قبیح گناہ، اعلانیہ برائی۔ (آیت زیر مطالعہ)

ترکیب: ”يَأْمُرُ“ فعل ہے۔ اس کا فاعل ”هُوَ“ کی ضمیر ہے جو گزشتہ آیت

کے ”الشَّيْطَانِ“ کے لیے ہے۔ اس کا مفعول ”كُم“ کی ضمیر ہے جو گزشتہ آیت کے ”النَّاسُ“ کے لیے ہے۔ ”بِالسُّوءِ“ اور ”بِالْفَحْشَاءِ“ دونوں متعلق فعل ہیں۔ ”بِالسُّوءِ“ میں ”ب“ حرف جر ہے اور ”بِالْفَحْشَاءِ“ سے پہلے حرف جر ”ب“ محذوف ہے اس لیے یہ دونوں مجرور ہیں۔ ”أَنْ تَقُولُوا“ میں ”أَنْ“ سے پہلے ”يَأْمُرُكُمْ“ محذوف ہے۔

ترجمہ:

إِنَّمَا: کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
بِالسُّوءِ: برائی کی
وَأَنْ: اور یہ کہ
عَلَى اللَّهِ: اللہ پر
لَا تَعْلَمُونَ: تم لوگ نہیں جانتے

يَأْمُرُكُمْ: وہ ترغیب دیتا ہے تم لوگوں کو
وَالْفَحْشَاءِ: اور کھلی گمراہی کی
تَقُولُوا: تم لوگ کہو
مَا: وہ جو

آیت ۱۷۰

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۖ
أَوَلَوْ كُنَّا آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۚ

ل ف و

لَفَّاءُ (الْفَاءُ) کی چیز کو پالینا۔ (آیت زیر مطالعہ)

ترکیب: "إِذَا" شرطیہ ہے۔ "قِيلَ" سے "أَنْزَلَ اللَّهُ" تک شرط ہے اور "قَالُوا" سے "آبَاءَنَا" تک جواب شرط ہے۔ "قِيلَ لَهُمْ" میں "هُمْ" کی ضمیر ماقبل آیت ۱۶۸ کے "النَّاسُ" کے لیے ہے۔ "قَالُوا بَلْ" میں "بَلْ" سے پہلے "كَلَّا" محذوف ہے۔ "عَلَيْهِ" میں "ه" کی ضمیر "مَا" کی ضمیر عامدہ ہے۔ "أَوَلَوْ" میں ہمزہ استفہام ہے اور "لَوْ" شرطیہ ہے۔ آگے کا پورا جملہ شرط ہے اور اس کا جواب شرط محذوف ہے۔ اردو میں محذوف جواب شرط "تب بھی" بنتا ہے۔ "كُنَّا" کا اسم "آبَاءُهُمْ" ہے اس لیے اس کا مضاف "آبَاءُ" رفع میں ہے۔ "لَا يَعْقِلُونَ" اور "لَا يَهْتَدُونَ" دونوں فعلیہ جملے اس کی خبر ہیں۔ "شَيْئًا" مفعول مطلق ہے۔

ترجمہ:

وَإِذَا: اور جب بھی
لَهُمْ: ان لوگوں سے
مَا: اس کی جو
اللَّهُ: اللہ نے

قِيلَ: کہا جاتا ہے
اتَّبِعُوا: تم لوگ پیروی کرو
أَنْزَلَ: اتارا
قَالُوا: تو وہ لوگ کہتے ہیں

بَلْ: (ہرگز نہیں) بلکہ
 مَّا: اس کی
 عَلَیْہِ: جس پر
 اَوَّلُوْ: تو کیا اگر
 لَا یَعْقِلُوْنَ: عقل سے کام نہیں لیتے
 وَلَا یَهْتَدُوْنَ: اور نہ ہی ہدایت پاتے تھے (تب بھی)
 نَتَّبِعْ: ہم پیروی کرتے ہیں
 اَلْفَیْسَا: ہم نے پایا
 اَبَاءَنَا: اپنے باپ دادا کو
 کَانَ اَبَاؤُہُمْ: ان کے باپ دادا تھے
 شَیْنًا: ذرا بھی

نوٹ (۱): مسئلہ یہ ہے کہ ہر گروہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے باپ دادا اور بزرگ ہدایت پر تھے جبکہ دوسرے گمراہ تھے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے اس آیت میں ایک کسوٹی دے دی گئی ہے۔ بزرگوں کے جن اقوال و اعمال کی سند ”مَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ“ میں یعنی قرآن اور حدیث میں ملتی ہے ان کی تقلید کرنا درست ہے۔ اگر بزرگوں کی کچھ باتوں کی سند قرآن و حدیث میں موجود نہیں ہے تو زیادہ امکان یہی ہے کہ وہ بزرگوں کی باتیں نہیں ہیں بلکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ بزرگوں کی باتیں نہیں ہیں بلکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ بزرگوں کی باتیں نہیں ہیں بلکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ بزرگوں کی باتیں نہیں ہیں۔ اس لیے ہماری عافیت اس میں ہے کہ کسی بات کو قبول کرنے سے پہلے اس کی سند کے متعلق معلومات ضرور حاصل کر لیں اور اندھی تقلید نہ کریں۔

آیت ۱۷۱

﴿وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءٌ وَنِدَاءٌ ۚ صُمُّ بُكْمٌ عُمْیٰ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾

ن ع ق

نَعَقَ (ض) نَعَقًا: کوئے کا کائیں کائیں کرنا، چودا ہے کا جانور ہانکنے کے لیے آواز نکالنا، ہانک پکار کرنا۔ (آیت زیر مطالعہ)

ن دو

نَدَا (ن) نَدَّوْا: مجلس میں جمع ہونا، مجلس میں جمع کرنا۔

ن دی

نَدَى (س) نَدَى: گیلیا ہونا، تر ہونا۔

نَادٍ: فاعِل کا وزن ہے، لیکن اسم ذات کے طور پر مجلس اور اہل مجلس کے معانی میں آتا

ہے۔ ﴿وَتَاتُونِ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت: ۲۹) ”اور تم لوگ آتے ہو اپنی مجلس میں برائی کے ساتھ۔“ ﴿فَلْيَذُحْ نَادِيَهُ﴾ (العلق) ”پس اسے چاہیے کہ وہ بلائے اپنے اہل مجلس کو۔“

نَدَى (اسم نسبت): مجالس والا، مجلسی (بیٹھک باز)۔ ﴿أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدًى﴾ (مریم) ”دونوں فریقوں میں سے کون بہتر ہے بلحاظ رتبہ کے اور زیادہ اچھا ہے بطور مجالس والے کے۔“

نَادَى (مفاعل) نَدَاءً: بلند آواز سے پکارنا (خشک حلق سے نہیں بلکہ تر حلق سے بلند آواز نکلتی ہے)۔ ﴿وَنَادَى أَصْحَبُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ﴾ (الاعراف: ۴۴) ”اور آواز دیں گے جنت والے آگ والوں کو۔“

نَدَاءً (اسم ذات بھی ہے): بلند آواز۔ (آیت زیر مطالعہ) ﴿رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ﴾ (آل عمران: ۱۹۳) ”اے ہمارے رب! بے شک ہم نے سنا ایک ندا دینے والے کو جو ندا دیتا ہے ایمان کے لیے۔“

تَنَادَى (تفاعل) تَنَادَى: ایک دوسرے کو پکارنا۔ ﴿فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ﴾ (القلم) ”تو انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا صبح ہوتے ہی۔“

توکبیب: ”مَثَلٌ“ مضاف ہے۔ ”الَّذِينَ“ مضاف الیہ ہے جس کا صلہ ”كَفَرُوا“ ہے۔ یہ پورا فقرہ مبتدا ہے۔ ”مَثَلٌ“ بھی مضاف ہے اور حرف جر ”كَ“ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ ”الَّذِي“ اس کا مضاف الیہ ہے اور یہ فقرہ خبر ہے۔ ”يَنْعِقُ“ سے ”نَدَاءً“ تک ”الَّذِي“ کا صلہ ہے۔ ”صُمُّ بَكْمُ عُمَى“ یہ تینوں خبر ہیں اور ان کا مبتدا ”هَمْ“ کی ضمیر محذوف ہے۔

ترجمہ:

وَمَثَلُ الَّذِينَ : اور ان لوگوں کی كَفَرُوا : کفر کیا

مثال جنہوں نے

كَمَثَلِ الَّذِي : اس کی مثال کی يَنْعِقُ : جو ہانک پکار کرتا ہے۔

مانند ہے

لَا يَسْمَعُ : سن کر نہیں سمجھتا

بمما : اس کو جو

إِلَّا سَوَاءً
وَنَذَاءٌ: اور آواز کے
بُكْمٌ: گونگے ہیں
فَهُمْ: پس وہ لوگ
دُعَاءٌ: دعا کے
صُمٌّ: بہرے ہیں
عُمًى: اندھے ہیں
لَا يَعْقِلُونَ: عقل سے کام نہیں لیتے

آیت ۱۷۲

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ
إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾

ترکیب: ”يَا أَيُّهَا“ حرفِ ندا ہے اور ”الَّذِينَ آمَنُوا“ منادی ہے۔ فعل امر ”كُلُوا“ کا فاعل اس میں شامل ”انتم“ کی ضمیر ہے۔ اس کا مفعول محذوف ہے جو کہ ”رَزَقْنَاكُمْ“ سے ملتا ہے۔ ”مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ“ متعلق فعل ہے۔ ”طَيِّبَاتِ“ صفت ہے جس کا موصوف محذوف ہے۔ یہ ”مِن“ کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے اور مضاف ہے اس کا مضاف الیہ ”مَا“ ہے۔ شروع سے ”وَاشْكُرُوا لِلَّهِ“ تک دونوں جملے جوابِ شرط ہیں۔ ان کی شرط اگلا جملہ ہے۔ ”كُنتُمْ تَعْبُدُونَ“ ماضی استمراری ہے لیکن ”إِن“ شرطیہ کی وجہ سے ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا: اے لوگو جو ایمان لائے ہو
كُلُوا: تم لوگ کھاؤ
رَزَقْنَاكُمْ: ہم نے عطا کیں تم
لوگوں کو
لِلَّهِ: اللہ کا
إِيَّاهُ: صرف اس کی ہی
آمَنُوا: ایمان لائے ہو
مِن طَيِّبَاتِ مَا: اُن پاکیزہ (چیزوں) سے جو
وَاشْكُرُوا: اور تم لوگ شکر کرو
إِن كُنتُمْ: اگر تم لوگ
تَعْبُدُونَ: بندگی کرتے ہو

آیت ۱۷۳

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

خ ن ز

خَنِزَ (س) خَنْزًا: گوشت کا سڑا ہوا، بدبودار ہونا۔
 خِنْزِيرٌ ج خَنَازِيرُ: گلے کی گلی، سور۔ ﴿وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ﴾
 (المائدة: ۶۰) ”اور اس نے بنائے ان میں سے بندر اور سور۔“

ہ ل ل

هَلَّ (ن) هَلًّا: نیا چاند ظاہر ہونا، قمری مہینہ شروع ہونا۔
 هِلَالٌ ج أَهْلَةٌ: ابتدائی اور آخری راتوں کا باریک چاند۔ ﴿يَسْتَلُونَكَ عَنِ
 الْأَهْلِيَّةِ﴾ (البقرة: ۱۸۹) ”یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ سے باریک چاندوں کے بارے میں۔“
 أَهْلٌ (افعال) إِهْلَالًا: (نیا چاند دیکھ کر) آواز دینا، پکارنا۔ (آیت زیر مطالعہ)
ترکیب: ”حَرَّمَ“ فعل ہے اس کا فاعل اس میں موجود ”هُوَ“ کی ضمیر ہے جو اللہ
 کے لیے ہے۔ ”عَلَيْكُمْ“ متعلق فعل ہے۔ ”الْمَيْتَةُ الدَّمَ“ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ ”اور“ مَا ”یہ سب
 حَرَّمَ“ کے مفعول ہیں۔ ”مَا“ موصولہ ہے ”أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ“ اس کا صلہ ہے۔ ”مَنْ“
 شرطیہ ہے۔ ”أَضْطَرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ“ شرط ہے جبکہ ”فَلَا إِنْهُمْ عَلَيْهِ“ جواب شرط ہے۔
 ”أَضْطَرَّ“ باب افعال کا ماضی مجہول ہے۔ ”غَيْرَ بَاغٍ“ حال ہے اس لیے مضاف
 ”غَيْرَ“ پر نصب آئی ہے اور ”بَاغٍ“ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔
 ”عَادٍ“ سے پہلے ”غَيْرَ“ محذوف ہے اس لیے یہ حالت جر میں ہے اور یہ بھی حال ہے۔
 ”فَلَا إِنْهُمْ“ میں لائے نفی جنس ہے اس لیے ”إِنْهُمْ“ تینوں کے بغیر حالت نصب میں آیا ہے۔

ترجمہ:

إِنَّمَا: کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
 عَلَيْكُمْ: تم لوگوں پر
 وَالدَّمَ: اور خون کو
 وَمَا: اور اس کو
 بِهِ: جس پر
 فَمَنْ: پس جو
 غَيْرَ بَاغٍ: اس حال میں کہ نہ
 وَلَا عَادٍ: اور نہ حد سے گزرنے والا ہو
 بَعَاوَتِ: بغاوت کرنے والا ہو